شب قدر: فضائل وبرکات

تحریر: محمد حبیب القادری صمدی (برتا، بھنگہا نگرپالیکا:۴، مہوتری، نیپال)

ریسرچ اسکالر: جامعہ عبد اللہ بن مسعود (کولکاتا)

شب قدر انتہائی عظمت و برکت والی رات ہے۔ (یہ امت محمدیہ کی خصوصیات میں سے ہے کہ ہم سے پہلے کسی کو نہ ملی) اس رات کی فضیلت و اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ رب العزت نے اس کی شان مبارک میں پوری ایک سورت نازل فرمائی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ. وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ. لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ. تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓٮِٕكَةُ وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ‌ مِّنۡ كُلِّ اَمۡرٍ. سَلٰمٌ هِىَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ". (پ:۳۰، القدر:۱-۵)

ترجمہ: بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔ (کنز الایمان)

حکیم الامت حضرت علامہ مفتی یار خان نعیمی علیہ الرحمہ شان نزول تحریر فرماتے ہیں:

" اس کا شان نزول یہ ہے کہ ایک بار حضور سید عالم ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا جس کا نام تھا شمعون کہ اس نے ایک ہزار ماہ یعنی ۸۳ سال ۴ ماہ مسلسل جہاد ودیگر عبادات کیں۔ صحابہ کرام کو اس پر رشک ہوا جو شرعاً جائز ہے اور مایوسی ہوئی کہ ہماری تو کل عمریں بھی اتنی نہیں ہوتیں، ہم اس کے درجہ تک کیسے پہنچیں؟ تب یہ سورت نازل ہوئی۔ جس میں فرمایا گیا کہ اے مسلمانوں! تمھیں ایک رات یعنی شب قدر ایسی دی جاتی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے اگر تم اس رات میں عبادت کرو تو تم شمعون سے بڑھ چڑھ کر ثواب پاؤ گے۔ تو جو کوئی اپنی عمر میں چند بار شب قدر میں عبادت کرے اس کا پوچھنا ہی کیا"۔

(مواعظ نعیمیہ، واعظ نمبر ۱۴، شب قدر کا بیان، حصہ:۱،ص:۶۴،مکتبہ اسلامیہ لاہور)

وجہ تسمیہ:

صدر الافاضل حضرت علامہ مفتی نعیم الدین مرادآبادی علیہ تحریر فرماتے ہیں:

"اس کو شب قدر اس لیے کہتے ہیں کہ اس شب میں سال بھر کے احکام نافذ کیے جاتے ہیں اور ملائکہ کو سال بھر کے وظائف و خدمات پر مامور کیا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی شرافت وقدر کے باعث اس کو شب قدر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ چونکہ اس شب میں اعمال صالحہ مقبول ہوتے ہیں اور بارگاہ الٰہی میں ان کی قدر کی جاتی ہے اس لیے اس کو شب قدر کہتے ہیں۔

(خزائن العرفان، ص:۱۱۱۳،مکتبۃ المدینۃ)

احادیث مبارکہ میں اس شب کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں۔ چند احادیث کریمہ سپرد قرطاس ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

ترجمہ: جس نے اس رات میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ قیام کیا تو اس کے عمر بھر کے گزشتہ گناہ معاف کردیے جائیں گے۔

(صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب فضل ليلة القدر، ج:۱،ص:۲۷۰، حدیث:۲۰۱٤)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ، وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا مَحْرُوْمٌ".

ترجمہ: تمھارے پاس ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا، گویا تمام تمام بھلائی سے محروم رہ گیا، اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقۃ محروم ہے۔(سنن ابن ماجہ، حدیث:۱۶۴۴)

شب قدر کون سی رات ہے؟

احادیث مبارکہ میں اس شب کو رمضان المبارک کے بالخصوص آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش

کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، اس رات کے متعلق علما و فقہا کے اقوال مختلف ہیں مگر اکثریت اور جمہور کی رائے یہی ہے کہ "لیلۃ القدر" رمضان المبارک کی ستائیسویں شب ہے۔

تفسیر قرطبی میں ہے:

"لیلۃ القدر کی تعیین میں اختلاف ہے، جس کے بارے میں اکثر علما کی رائے ہے: وہ ستائیسویں کی رات ہے کیونکہ حضرت زر بن حبیش کا نقطہ نظر ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب سے کہا: آپ کے بھائی حضرت ابن مسعود کہتے ہیں جو پورا سال قیام کرتا ہے وہ لیلۃ القدر کو پالیتا ہے۔ تو حضرت ابی بن کعب نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمٰن کو بخشے تحقیق وہ جانتا ہے کہ یہ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے اور وہ ستائیسویں رات ہوتی ہے لیکن انہوں نے ارادہ کیا کہ لوگ بھروسہ ہی نہ کرلیں۔ پھر انہوں نے بغیر استثناء کے قسم اٹھائی وہ ستائیسویں کی رات ہے میں نے پوچھا: اے ابا منذر! آپ کس وجہ سے یہ بات کرتے ہیں؟ جواب دیا: اس نشانی کی وجہ سے جس کی خبر ہمیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دی یا اس علامت کی وجہ سے کہ اس روز سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوگا۔ یہ رات سارے سال کی بجائے رمضان شریف کے مہینے میں ہوتی ہے؛ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے علما کی رائے ہے"۔ (تفسیر قرطبی، پ:۳۰ سورہ قدر، ج:۱۰، ص:۴۳۳، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

سورۃ القدر پڑھنے کی فضیلت:

نزھۃ المجالس میں حضرت علامہ امام عبد الرحمٰن بن عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ ایک روایت نقل فرماتے ہیں:

"حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص شب قدر میں سورۃ القدر سات بار پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ہر مصیبت سے نجات عطا فرمادیتا ہے۔ ستر ہزار فرشتے اس کے لیے جنت کی دعا مانگتے ہیں اور جو جمعۃ المبارک کے دن نماز جمعہ سے قبل سورۃ القدر تین مرتبہ پڑھ لیتا ہے اسے اس دن کے نمازیوں کی تعداد کے برابر نیکیاں عطا کی جاتی ہیں"۔

(نزھۃ المجالس، ج:۱، ص:۴۸۷، شبیر برادرز لاہور)

شب قدر کی دعا:

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا:

"اِنْ عَلِمْتُ اَیَّ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِیْھَا؟ قَالَ: قُوْلِیْ: اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ"۔

ترجمہ: اگر میں جان لوں کہ شب قدر کون سی رات ہے تو اس میں کیا پڑھوں؟؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ عرض کرو: الٰہی تو معاف فرمانے والا ہے معافی پسند کرتا ہے مجھے معافی دے دے

(مشکوٰۃ المصابیح، باب لیلۃ القدر، الفصل الثانی، ص:۱۸۲)

حکیم الامت حضرت علامہ مفتی یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ مذکورہ حدیث مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں:

"یہ دعا مختصر ہے اور بہت جامع ہے کیونکہ جب رب تعالیٰ نے بندے کو معافی دے دی تو سب کچھ دے دیا۔ خیال رہے کہ گنہگار گناہوں سے معافی مانگتے ہیں اور نیک کار نیکی کرکے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں کہ خداوند تیری بارگاہ کے لائق نیکی نہ ہوسکی تو معاف فرمانے والا ہے معافی پسند کرتا ہے مجھے معافی دے دے"۔

(مرآۃ المناجیح، باب لیلۃ القدر، الفصل الثانی، ج:۳، ص:۲۲۹، نعیمی کتب خانہ گجرات)

ہم سب لوگوں کو چاہیے کہ اس شب کو عباتوں میں گزاریں اور خوب خوب ثواب حاصل کریں، لیکن یاد رہے! شب بیداری کی وجہ سے فرائض وواجبات کی ادائگی میں کوئی کوتاہی نہ ہونے پائے۔ شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ شب قدر میں ایک شب کی عبادت ہزار مہینے کی عبادتوں سے بہتر ہے۔ یہ نص قرآنی سے ثابت ہے مگر یہ اسی وقت ہے کہ شب بیداری کی وجہ سے فرائض و واجبات کی ادائگی میں کسی قسم کی کوتاہی نہ ہو۔ بہت سے ریاکار جاہلوں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ رات بھر جاگتے ہیں اور اول وقت فجر کی نماز پڑھ کر سوجاتے ہیں ۔ فجر کی جماعت چھوڑ دیتے ہیں۔ کچھ کچھ ایسے بھی ہیں جو فجر کی نماز بھی نہیں پڑھتے اور قریب یہی حال ظہر کی نماز کا ہوتا ہے یا تو سوتے رہ جائیں گے ظہر کی نماز نہیں پڑھیں گے یا جماعت چھوڑ دیں گے۔ یہ بہت بڑی محرومی ہے۔ ایسے لوگوں کو شب بیداری جائز ہی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم"

(نزھۃ القاری، کتاب الصوم، ج:۲، ص:۴۱۶، فرید بک اسٹال لاھور)

اللہ رب العزت نبی کریم ﷺ کے صدقے ہم سب کو رمضان کی برکتوں سے مالامال کرے اور شب قدر عبادت میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

+977-9812136717